

میاں خوجی اور آزاد کو لکھنو آئے کافی دن ہو چکے تھے۔ لکھنو کے سیر سپاٹے اور یہاں کے نوابوں کی محفلوں سے ان کے دل اوب چکے تھے۔ سرائے میں قیام تھا۔ ترکی کا سفر سوارتھا اور دونوں سفر کی تیاری میں مصروف تھے کہ ایک رات عجیب واقعہ پیش آیا۔

> جیسے ہی خوجی دن کھر کے تھکے ہارے بینگ پر دراز ہوئے، ذرا در میں ان کی آنکھ لگ گئ۔آپ جانیں کہ سرائے کے کھائے کھٹملوں کا بسیرا۔ پچھلے پہر سے ہی کھٹملوں نے میاں خوجی کو کھنجھوڑ نا شروع کر دیا۔ بدن کھر کا خون جونک کی طرح پی لیا۔جسم چھلنی کر دیا۔ایک طرف مھکن، دوسری طرف نیند کا غلبہ اور اس پر کھٹملوں کی پورش۔میاں خوجی

جھلّا اٹھے۔ آنکھ کھل گئی۔ چراغ روش کیا۔ دیکھا تو ہزاروں لا کھوں کی تعداد میں کھٹل بستر پرر ٹیگ رہے ہیں۔ انھیں جو دیکھا تو میاں خوجی کا یارہ چڑھ گیا۔ چبرہ بھبھوکا ہو گیا اور لگے غصے میں چیخنے چلانے۔



''ارے لانا میری قرولی۔ لانا میری قرولی۔ ابھی ان کھٹل گیدیوں کوموت کے گھاٹ اتارتا ہوں۔ اتنی قرولیاں بھونکوں گا کہ چھٹی کا دودھ یاد آ جائے۔ انھوں نے کیا سمجھا ہے۔ ارے لانا میری قرولی۔ کہاں گئی میری قرولی؟''میاں خوجی نے ہا نک لگائی۔ اور یوں دھاڑ دھاڑ کر چیخ تو تمام سرائے والوں کی نیندحرام ہوگئ۔ وہ یہ سمجھے کہ چورآ گیا۔ ہرطرف لینا، پکڑنا، جانے نہ یائے کا شور مجھے کہ چورآ گیا۔ ہرطرف لینا، پکڑنا، جانے نہ یائے کا شور مجھے کہ جورآ گیا۔ ہرطرف اینا، پکڑنا، جانے نہ یائے کا شور مجھے کہ جورآ گیا۔ ہم طرف اینا، پکڑنا، جانے دورا کے انہوں کھٹی کے انہوں کو انہوں کی سمجھے کہ جورا گیا۔ ہم طرف اینا، پکڑنا، جانے دنہ یائے کا شور مجھے کہ چورا کی دورا کی دورا کی خورا کی دورا کی

ساری سرائے میں ہلڑ مچے گیا۔ ہڑ بونگ کا یہ عالم کہ کوئی آنکھ ملتا اندھیرے میں ٹولتا ہے، کوئی دیدے پھاڑ پھاڑ کر اپنی گھری کوٹٹول ٹول کر دیکھتا ہے۔ کوئی کھاٹ کے پنچے سے اپنا صندوق کھینچتا ہے۔ کوئی مارے ڈر کے آنکھیں بند کیے دبکا پڑا ہے۔ کوئی لاٹھی ہاتھ میں لیے چور کے پیچھے بھا گتا ہے۔ چور۔ چور۔ لینا کپڑنا۔ جانے نہ یائے۔ جاگتے رہنا کے شور سے کہرام کچے گیا۔

میاں خوجی نے جولینا، پکڑنا، جانے نہ پائے جاگتے رہنا۔ چور۔ چور کی آوازیں سنیں تو خود بھی غل مچانے گئے۔ '' ہائیں ہائیں! خبر دار۔ جانے نہ پائے لانا میری قرولی۔ اے چور گیدی۔ تشہرے رہنا۔ میں ابھی قرولی لے کرآتنا ہوں۔''

اب میاں خوجی کو بیرکون بتائے کہ بیشگوفہ خود ان کا ہی چھوڑا ہوا ہے۔ نہ وہ سوتے نہ کھٹمل کا ٹیجے نہ وہ چیختے ہے۔ چلاتے اور نہ کھٹمل کا چور بنتا۔ بات کا بٹنگڑ تو خود انھوں نے ہی بنایا تھا۔

اب میاں خوجی کی رگ بہادری پھڑک اٹھی، ایک دم سے کنڈی کھول کر چور پر لیک پڑے۔ آؤ دیکھانہ تاؤ۔ گلا پھاڑ کر چیخنے چلانے گئے۔ لینا۔ لینا۔ لینا جانے نہ پائے'۔ اور ایک طرف کو جدھر سے زیادہ آوازیں آرہی تھیں، تیزی سے بڑھے۔ چاروں طرف اندھیرا تھا۔ کسی چیز سے ٹکرائے اور ٹھوکر کھائی اور اڑ ڑادھم اوندھے منہ زمین پر آرہے۔ بدشمتی سے وہاں کمہار کے برتن رکھے تھے۔ ان پر جوگرے تو برتن چکنا چور ہو گئے۔ جسم سے خون رسنے لگا۔

کمہار نے جود یکھا کہ کوئی برتنوں پر سے کود کر بھاگ رہا ہے تو اس نے بھی چیخنا شروع کر دیا۔

ا يني زبان

"چورچور، پکرو، پکرو، جانے نہ یائے۔"

يه سن كرخوجى برتنول پر پڑے پڑے خود بھى چيخ كگے۔'' چور چور نہ ہوئى قرولى ورنہ......''

مسافر بھٹیارے، حوالی موالی کوئی ڈنڈا لیے ہے، کوئی بید گھما تا ہے، کوئی لکڑی ہلاتا ہے اور میاں خوجی ٹوٹے ہوئے برتنوں پر بے دم پڑے آوازیں لگارہے ہیں۔''

"نه هوئی قرولی ورنه......"

18

کمہار نے جو دیکھا کہ ایک آ دمی پڑا ہے تو تسمجھا کہ یہی چور ہے آ گے بڑھ کر گلا پکڑا۔ جھٹکے سے زمین سے کھینچا اور سیدھا کھڑا کر دیا۔اور زور زور سے چلانے لگا۔

'' ارے دوڑو۔ چور پکڑ لیا۔ چور پکڑ لیا۔''

آنے والوں نے خوجی کو چور سمجھ کر ایسی خاطر تواضع کی ، اتنا مارا کوٹا ، اتنا ٹھونکا بجایا۔ اتنے لات گھونسے رسید کیے کہ میاں کے انجر پنجر ڈھیلے ہو گئے۔

اندهیری رات تھی۔ گھٹا ٹوپ اندهیرا۔ کسی کو کیا معلوم کہ یہ چور ہے یا میاں خوجی ۔ لوگوں کوتو شکار ہاتھ آگیا تھا۔ میاں خوجی چور بن گئے اور بے بھاؤ کے سہتے رہے۔ یارلوگوں نے تاک تاک کرزناٹے کے ہاتھ لگائے۔



جب لوگ مار مار کرتھک گئے تو مسافروں میں سے سی نے کہا۔

''اے ٹھبرو۔ ٹھبرو۔ بیتو وہی خوجی ہے جو پانچ سات روز سے اس سرائے میں ڈیرہ جمائے ہے۔ فوراً چراغ جلایا گیا، لوگوں نے پہچانا تو دیکھا کہ بیتو وہی تیرھویں صدی کا بالشعیا خوجی ہے۔ سب نے ایک زبان ہو کر کمہار سے کہا۔

'' چھوڑ دے۔ چھوڑ دے۔ چورنہیں ہے،خوجی ہے۔ برتنوں کے دام ہم دیں گے۔''

اللہ اللہ کر کے میاں خوبی کی جان بچی۔ کچومرتو نکل ہی چکا تھا۔ بے دم ہو چکے تھے۔ جیسے ہی کمہار نے انھیں چھوڑ اان کی رگ جمیت پھڑک اٹھی زمین پر بیٹھ گئے۔ کہنے لگے۔'' ارے کمہار گیدی ہٹتا ہے یا ماروں قرولی۔''
یارلوگوں نے جب خوبی کی حالت غیر دیکھی تو کوئی جسم دبانے لگا۔ کسی نے سرسہلایا۔ کسی نے سہارا دیا اور میاں خوبی ذراسی دیر میں گرد جھاڑ کر اٹھ کھڑے ہوئے۔

ادھر آزادکو خبر ملی کہ خوجی چوری کرتے پکڑے گئے ہیں۔ کسی مسافر کی ٹوپی چرالی تھی۔ کسی نے آزاد کو بتایا کہ کہ ہار کی ہنڈیا چرانے گئے تھے۔ جاگ پڑگئے۔ پکڑے گئے۔ بے بھاؤ کی پڑیں۔ غرض کہ جتنے منہ اتن باتیں۔
آزاد کو بہت صدمہ ہوا کہ ان کا ساتھی اور چوری کی عِلّت میں گرفتار ہو۔ گریہ بات ان کے دل کو نہیں لگتی تھی، انھیں یقین نہیں آتا تھا۔ بھلا ان کا یار خوجی ایسا کرے وہ چوری چکاری کیا جانے؟ وہ تو بس فقرہ بازی جانتا ہے، شخی گھارتا ہے اور دون کی لیتا ہے۔ بھلا چوری چکاری بھی کرتا تو کمہار کی ہنڈیوں کی؟

آ زاد کوغصہ آ گیا۔ جلدی سے جار پائی سے اترے اور لکڑی ہاتھ میں لی کہ جو بولے گا اس کومزہ مجھا دوں گا۔ اور خوجی کی مزاج پرسی کو چلا۔

ابھی آزاداپنی کوٹھری سے باہر نکلے ہی تھے کہان کے کان میں آواز آئی۔

'' ہات تیرے گیدی کی۔ بڑا آزاد بنا پھرتا ہے۔ایسے آزاد بہت دیکھے ہیں۔مردود چار پائی پر پڑا خرخر کیا کیا اور ہماری خبر نہ لی۔'' یہ سن کر آزاد مسکرائے۔ ابھی دو قدم چلے ہوں گے کہ کیا دیکھتے ہیں کہ خوجی جھومتا جھامتا چلا آتا ہے اور برطبراتا جاتا ہے۔''

'' نه هوئی قرولی ورنهاس وقت کمهار کی لاش پهر<sup>م</sup>کتی هوتی۔''

خوجی لڑ کھڑا تا۔جھومتا جھامتا آزاد کی کوٹھری تک چلا آیا۔ مگر آنکھوں کا اندھا نام نین سُکھ ، اتنا بھی نہ سوجھا کہ آزاد کھڑا ہے۔ جب قریب پہنچا تو آزاد نے کہا۔

'' خير ہم کوتو پيچھے گالياں دينا۔اب بيہ بتاؤ كه ہاتھ پيرتونہيں ٹوٹے''

'' ہاتھ پاؤں۔'' خوجی بولا۔'' ہونہہ۔ یہ لوہے کی سلاخیں ہیں۔ پچاس آ دمی گھیرے ہوئے تھے۔ پورے پچاس۔ وہ وہ ہاتھ دکھائے کہ سب دنگ رہ گئے چٹکیوں میں گھیرا توڑ، لوگوں کو بکھیر کر رکھ دیا۔ نہ ہوئی قرولی اس وقت قتم امیر علیہ السلام کی حیار پانچ لاشیں پھڑک رہی ہوتیں۔

آزاد مزاج دال تھے۔مسکرا کرکہا۔'' وہ کیسے؟''

خوجی نے فوراً ہاتھ بچینک کر کہا۔'' واللہ! میں اس وقت بچیلھڑی بنا ہواتھا۔ بس کیفیت بیتھی کہ دس آ دمی اس کندھے تو دس آ دمی اس کندھے و دس آ دمی اس کندھے۔ میں جو پھرا تو کسی کوانٹی دی۔ وہ دھم سے زمین پر گرا۔ کسی کو کو لہے پر لا دکر مارا۔ کھٹ سے چھپر کھٹ کی پٹی پر۔ دو چار تو میرے رعب میں آ کر ہی گر پڑے۔ دس بارہ کی ہڈی پسلی ایک کر دی۔ جو میرے سامنے آیا اسے نیچا دکھایا۔ مار مار کے کشتوں کے پشتے لگا دیے۔ اور وہ کمہارگیدی تو ساری عمر یا در کھے گا کہ میں سے واسطہ پڑا تھا۔''

آزاد نے بہت غور سے بیسب کچھ سنا اور کہا۔'' درست فرمایا آپ کی ذاتِ شریف سے یہی توقع تھی۔ مرداں چنیں کنند۔'' (یعنی بہادراییا ہی کرتے ہیں )

''اچھااب آپ کچھ دیر آرام کیجھے صبح سویر ہے نواب صاحب کے ہاں حاضری دینا ہے کہ رسم دُنیا ہے، ان سے رخصت بھی ہولیں گے۔''

خوجی بیس کر جموم اٹھے اور کہا۔'' واللہ آزاد! تم بھی عالم میں انتخاب ہولیکن بیتر کی کا سفر اور وہ بھی بحری راستے سے ذرا خطرناک ہے۔خیر کچھ دیر آرام کرلوشب بخیر۔شب بخیر۔''

(پنِدُت رتن ناتھ سرشار کے '' فسانۂ آزاد' سے ماخوز)

## معنى يادشجيجي

عجيب : انوكھي

يورش : حمله، چرهائی

بسیرا : سرائے ، گھبرنے کی جگہ

غلبه : چهاجانا

ہڑ بونگ : اُدھم بازی، فتنہ پرواز

حوالی موالی : خوشامدی، ساتھ رہنے والے

خاطر تواضع : کھلانا پلانا، يہاں بطور طنزيٹائی مراد ہے

حميت : غيرت

صدمه : دُکھ

قرولی: شکاری کا حیاتو، (ایک خاص طرح کا حیاتو جومٹرا ہوا ہوتا ہے)

## سوچیے اور بتایئے۔

- 1. میان خوجی کس کے ساتھ اور کہاں آئے ہوئے تھے؟
- 2. خوجی جہاں گھرے ہوئے تھے وہاں کیا حادثہ پیش آیا؟
  - 3. سرائے میں کہرام کیوں مچ گیا؟

اینی زبان 22

میاں خوجی کے ساتھ لوگوں نے کیا سلوک کیا؟

'' رگ حمیت پھڑک اٹھی''اس کی وضاحت کیجے۔

6. خوجي کا دوست کون تھا؟

7. خوجی آزاد کی کون می بات سن کر جھوم اٹھے؟

نيج لکھے ہوئے لفظوں کواینے جملوں میں استعمال سیجیے۔

فائده مند پیزاری صدمه قرولی

ینچے لکھے ہوئے مذکرالگ الگ سیجیے۔

آ دم برتن

منصب دارایک مرکب لفظ ہے جس کے معنی ہیں۔"عہدے دار"اں طرح لفظوں کے آگے دارلگا کریا کچ نئے الفاظ بنایئے۔

🔾 '' خوش مذاق'' خوش اور مذاق سے مل کر بنا ہے جس کے معنی ہیں اچھا ذوق رکھنے والا۔ پیصفت ہے۔اسی طرح خوش کے ساتھ دل،مزاج، رنگ اور بخت ملا کرصفت بنایئے۔

o خوجی کا کردارآپ کوکیسالگا؟ اس کے بارے میں اپنی رائے لکھیے۔

جان برآ بننا

موت کے گھاٹ اتارنا جان سے ماردینا، ختم کردینا مرغ کی ایک ٹانگ (کہاوت) اپنی بات پررہنا بات کا بَنگر بنانا چھوٹی بات کو بڑھا چڑھا کر پیش کرنا یالا نہ پڑنا مقابلہ نہ ہونا

۔ اسبق میں محاورے اور کہاوتیں استعال ہوئی ہیں۔ عام بول حال میں شامل ایسے فقرے جو اپنے اصل معنی کے بجائے مختلف معنی میں استعال ہوتے ہیں، انھیں محاورہ کہتے ہیں۔ عام بول حال کے چند جملے جو اپنے لفظی معنی سے ہٹ کر پچھ اور معنی ادا کرتے ہیں اشعیل کہاوتیں کہاوتوں میں بھی کسی طرح کی تبدیلی نہیں کی جاسکتی۔ انھیں کہاوتیں میں استعال کیجے۔ اور دی اور کہاوت کو اپنے جملوں میں استعال کیجے۔

## غورکرنے کی بات

''نہ ہوئی قروئی' پنڈت رتن ناتھ سرشار کے مشہور ناول'' فسائد آزاد' سے لیا گیا ہے۔ اس ناول کے کئی کردار ہیں۔ آزاد اور خوجی سب سے زیادہ مشہور ہیں۔ خوجی اپنی جماقتوں اور ڈیگوں کی وجہ سے نہ صرف اس کتاب کی جان ہیں بلکہ اردو ادب کے چند زندہ جاوید کرداروں میں سے ایک ہیں۔ اس سبق میں خوجی کی جماقتوں کی تصویر کشی کی گئی ہے اور یہ دکھایا گیا ہے کہ وہ مارکھانے کے بعد کس طرح اکر تے ہیں اور یہ بتانے کی کوشش کرتے ہیں کہ وہ پٹے نہیں بلکہ انھوں نے کئی لوگوں کو مار مارکر درست کر دیا ہے۔ زوال پذیر معاشرے میں ایسے کردار پیدا ہوجاتے ہیں۔ آج بھی ایسے کردار موجود ہیں۔ سرشار نے مبالغہ آمیز مزاح میں خوجی کو ایک نہایت دلچسپ کردار بنادیا ہے۔

